شعبۂ قانون اسلامی میں دوسرے حصہ کا نصاب:

مسلم قانون کا تجزیاتی مطالعہ۔ اور اس کے ساتھ مسلم قانون کا فلسفہ۔ اسلام کے نظام عدالت کی تاریخ۔

شعبۂ زبان عربی میں پہلے حصہ کا نصاب:

عام نفسیات، تعلیمی نفسیات، اصول تعلیم، تاریخ تعلیم، مدرسہ کی تنظیم، تدریس کے طریقے، صحت و صفائی، ڈرائنگ، مضمون نگاری، جسمانی تعلیم اور اختیاری طور پر ایک غیر ملکی زبان۔

شعبۂ زبان عربی میں دوسرے حصے کا نصاب:

قواعد، صوریات، علم صرف، علم اللسان، عروض، ابتدائی ہبرو اور شامی زبان، فن خطابت، عربی ادب، تاریخ عربی ادب اور عروض ۔

۱۹۳۵ء کے قانون نمبر ۲۶ کے مطابق الازہر کا پرانا حصہ جو مسجد ہے ان طلباء کے لئے حاصل کر لیا گیا تھا جو مذہب اور سائنس کی تعلیم حاصل کرنا چاہتے تھے۔ اس حصہ میں عمر، نصاب اور وقت کی کوئی قید نہ تھی۔ بہر حال آخر میں اہلیۃ الغرباء اور علمیات الغرباء کے نام سے دو امتحان رائج کئے گئے اور مدت تعلیم زیادہ سے زیادہ سات سال مقرر کی گئی۔ درحقیقت یہ حصہ Extension lecture کے مقصد کو پورا کرتا تھا۔ سینکڑوں طلباء ان اسباق میں محض سامع کی حیثیت سے شریک ہوا کرتے تھے اور اس طرح یونیورسٹی کی تعلیم کا ایک حصہ حاصل کر لیتے تھے۔

پچھلے ایک ہزار سال میں لکھی گئی الازہر کی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ تعلیمی ادارہ روحانی اور جسمانی دونوں مقاصد کے تحت قائم کیا گیا تھا اور یہی دونوں اسلام کے بنیادی اصول ہیں۔ اسلام ریاست اور مذہب میں کسی حد فاصل کی اجازت نہیں دیتا، بلکہ مذہب کو ریاست کی تکمیل کا ذریعہ بتاتا ہے۔ اسلام کے اسی نظریۂ زندگی کو سامنے رکھ کر الازہر کی تعلیم کا تعین کیا گیا۔ اگر الازہر کے نصاب تعلیم کا غور سے مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ماضی اور حال دونوں زمانوں میں اس کی تعلیم کا مقصد یہی رہا ہے کہ اچھے عالم، مفکر اور منتظم اور رہنما پیدا کئے جائیں۔ ابتدا ہی سے اور خاص طور پر امام عبدہٗ کی اصلاحات کے بعد سے الازہر کا پورا انتظام ان چار اصولوں پر مبنی رہا ہے۔ تزکیۂ نفس، عمدہ سماجی زندگی، معاشی خود کفالتی، اور خدمت و ایثار۔

اگرچہ الازہر کے تمام نصاب ہائے تعلیم قرآن کی تعلیمات کی بنیاد پر تیار کئے گئے تھے تاہم وہاں کا نظام تعلیم کبھی بھی مولوی پیدا کرنے کے مقصد پر مبنی نہیں رہا ہے۔ اسلام میں پاپائیت نہیں ہے، ہر فرد اپنے اعمال کا ذاتی طور سے ذمے دار سمجھا گیا ہے، اور محض کے